اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
لاہور - پاکستان
یوم :- سہ شنبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۲۱	روپے
ششماہی	۱۱	”
سہ ماہی	۶	”
ماہوار	۲½	”

قیمت
فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

نمبر ۲ | ۱۳ وفا ۱۳۲۷ھش | ۵ رمضان المبارک ۱۳۶۷ھ | ۱۳ جولائی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۵۷

مختصرات

جوناگڑھ ۱۲ جولائی - ریاست جوناگڑھ کے قریب کاٹھیاواڑ کے ایک ساحلی مقام پر ہندو مسلم فساد رونما ہو گیا - جس کے نتیجہ میں ایک شخص ہلاک ہو گیا - اور متعدد مجروح ہو گئے۔

آگرہ ۱۲ جولائی - صوبجات متحدہ کے متعدد مقامات پر مسلمانوں کی گرفتاریاں جاری ہیں - انہیں حکومت نظام کی حمایت میں پراپیگنڈا کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔

لندن ۱۲ جولائی - برلن کے برطانوی حصہ کا گورنر آج لندن پہنچ گیا تاکہ برلن کی تازہ صورت حالات کے متعلق حکومت برطانیہ سے مشورہ کر سکے گورنر موصوف نے آتے ہی برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بیون سے ملاقات کی۔

مسلم لیگ ریلیف کیمپ میں المناک سانحہ

لاہور ۱۲ جولائی - ۹ ماہ رواں کی شب کو جو آندھی کا طوفان آیا - اُس سے راوی روڈ والے مسلم لیگ ریلیف کیمپ کی ایک چوبی شیڈ کی چھت اچانک گر کر زمین پر آ رہی - ۵ افراد کا کنبہ چھت کے ملبے کے نیچے آ کر جان بحق ہو گیا - ان ۵ افراد میں دو مرد دو عورتیں اور ایک بچہ تھا - یہ ایک اتفاق تھا کہ سحری کی وجہ سے شیڈ کے اکثر پناہ گزین باہر تھے جس کی وجہ سے بیسیوں جانیں بچ گئیں مرنے والوں کے تجہیز و تکفین کا اہتمام کیمپ کی طرف سے کیا گیا (نامہ نگار خصوصی)

اب بھی ہماری ۳۵۰۰ ویگنیں ہندوستان ریلوے کے استعمال میں ہیں

لاہور ۱۲ جولائی - نارتھ ویسٹرن ریلوے کے اعلیٰ حکام کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء سے لیکر ۷ جنوری ۱۹۴۸ء تک نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ۲۲۵۴ ویگنیں ہندوستان ریلوے کے استعمال میں رہیں - اور نارتھ ویسٹرن ریلوے ان کا کرایہ وصول کرتی رہی - جو حکومتوں کے مابین پیکٹ کی رُو سے طے پایا تھا - یہ تعداد اس عرصے میں گھٹتی بڑھتی بھی رہی ۵ ہزار سے کسی صورت میں کم نہ ہوئی ۳۰ مارچ کو اس تعداد میں کمی کر کے چار ہزار کی حد مقرر کر دی گئی - پھر اس کے بعد ۲۳ اپریل کو ۳۵۰۰ حد مقرر ہوئی - کیونکہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کو اپنی تازہ فصل گندم کی نقل و انتقال کیلئے ضرورت تھی نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ الوہر اور اٹاری میں انڈین کسٹم چیک کی دقتوں کی وجہ سے ٹریفک کی بکنگ جو بند تھی اب اٹاری اور لاہور میں حالات سدھر جانے کے باعث اعلیٰ درجوں یعنی اول و دوم درجے کے ٹریفک کی بکنگ شروع ہو گئی ہے لیکن بہت تھوڑی تعداد میں الاٹمنٹ کی جاتی ہے (نامہ نگار خصوصی)

کاسٹک سوڈا - ٹائر اور ٹیوب کی درآمد

لاہور ۱۲ جولائی حکومت پاکستان نے اپنی اس پالیسی کے مطابق کہ آزاد تجارت کی راہ میں سے جہاں تک ممکن ہو رکاوٹیں دور کی جائیں یہ فیصلہ کیا ہے کہ تجربہ کے طور پر ۵ جولائی ۱۹۴۸ء سے تین ماہ کے لئے پاکستان میں کاسٹک سوڈے درآمد کئے ہوئے صابون اور ٹائر اور ٹیوب کی نقل و حمل پر سے پابندیاں اُٹھا لی جائیں تین ماہ کے بعد صورت حال پر دوبارہ غور کیا جائیگا اور اگر ضرورت سمجھی گئی تو یہ پابندیاں پھر سے عائد کر دی جائینگی۔

اب ہمارے لئے جنگ کے سوا کوئی چارہ کار نہیں (شاہ عبداللہ)

لیک سکسس اور بیروت میں فلسطین کی صورت حالات پر غور و خوض

لیک سکسس ۱۲ جولائی امید ہے کہ آج اتحادی اقوام کے مقرر کردہ ثالث کونٹ برناڈوتے لیک سکسس پہنچ کر اپنی رپورٹ سلامتی کونسل کے سامنے پیش کر دینگے - آج رات سلامتی کونسل اس رپورٹ کی روشنی میں فلسطین کی تازہ ترین صورت حالات پر غور کرے گی - عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس بھی آج بیروت میں ہو رہا ہے - جس میں عارضی صلح کی میعاد کو دس روز تک بڑھانے کی تجویز پر غور کیا جائے گا۔

عمان ۱۲ جولائی شرق اردن کے والی شاہ عبداللہ نے ایک بیان میں کہا فلسطین کے مسئلہ کو پُرامن طریق سے حل کرنے کی ساری کوششیں ناکام رہی ہیں - عربوں کے لئے اب سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ وہ جنگ کے ذریعہ اس مسئلہ کو حل کریں - آپ نے کہا عارضی صلح کی تجویز کو تسلیم کر کے عربوں نے دُنیا پہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ قیام امن کے متمنی ہیں۔

مشرقی پاکستان زبردست صنعتی علاقہ ہو جائے گا!

آنریبل مسٹر فضل الرحمٰن وزیر صنعت پاکستان کا بیان

ڈھاکہ ۱۲ جولائی - ایک پریس کانفرنس میں مسٹر فضل الرحمٰن وزیر صنعت پاکستان نے اپنے مشرقی بنگال کے دس روزہ دورہ کے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا۔ "اس دورہ سے اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ مشرقی پاکستان بہت جلد زبردست صنعتی علاقہ ہو جائے گا" رسد کے متعلق ہندوستان اور پاکستان کے ایک دوسرے کے دست نگر ہونے پر زور دیتے ہوئے کہا - ہندوستان نے اب پاکستان کو یقین دلا دیا ہے کہ ۰۰۰،۱۷ ٹن کوئلہ ہر مہینہ باقاعدگی سے پہنچتا رہے گا - آپ نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان سے کہا گیا ہے کہ چکیوں کے سامان اور فالتو پرزوں کے متعلق بین الحکومتی معاہدہ کی تکمیل کی جائے - اور ہندوستان جو سامان مہیا نہیں کر سکے گا وہ غیر ممالک سے درآمد کیا جائے گا۔

پاکستان میں غیر ملکی سرمایہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے مسٹر فضل الرحمٰن نے کہا کہ یہ سرمایہ اپنے ساتھ کوئی سیاسی اثر نہیں لائیگا - بعض ملکوں میں اس وجہ سے پیچیدگیاں پیدا ہو گئی تھیں کہ غیر ملکیوں کو اپنی جائداد کی حفاظت کا حق دے دیا گیا تھا - مگر پاکستان میں رہنے والے غیر ملکیوں کی جائداد کی حفاظت خود حکومت پاکستان کریگی (باقی کالم اول پر دیکھئے)

آنریبل مسٹر فضل الرحمٰن نے کہا کہ کرنافلی برقابی ورکس کے علاوہ اور بہت سے بجلی گھر بنائے جائینگے جن سے چٹاگانگ - چاندپور - نرائن گنج - ڈھاکہ - بھیرب بازار - آسوگنج اور جھنگ کے شہروں میں زبردست صنعتی ترقی ہو گی۔

حضرت حافظ سید عزیز اللہ شاہ صاحب وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

لاہور ۱۲ وفا - یہ خبر انتہائی رنج و افسوس کیساتھ درج کی جاتی ہے کہ حضرت حافظ سید عزیز اللہ شاہ صاحب جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خسر اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم رابع کے والد محترم تھے - ایک نہایت مختصر علالت کے بعد آج نصف شب کو وفات پا گئے - انا للہ وانا الیہ راجعون - مرحوم شاہ صاحب کی عمر صرف پچاس برس کی تھی - بیماری کی حالت میں ہی اپنے صاحبزادہ کے اپریشن کی غرض سے جہلم سے لاہور تشریف لائے تھے - مگر لاہور پہنچکر زیادہ بیمار ہو گئے - اور ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت میو ہسپتال میں داخل ہونا پڑا - مگر افسوس کہ عمر نے وفا نہ کی اور باوجود بہترین طبی امداد کے مرحوم نے داعی اجل کو لبیک کہا - بیماری جو تشخیص کی گئی - وہ انتڑیوں کا فالج تھا - ہمیں اس بھاری صدمہ میں مرحوم کی بیگم صاحبہ اور حضرت مہر آپا صاحبہ اور مرحوم کے دوسرے چار بچوں کے علاوہ حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب اور میجر سید حبیب اللہ اور سید محمود اللہ شاہ صاحب اور دیگر افراد خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے - اور ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھی اپنے دلی جذبات ہمدردی پیش کرتے ہیں - اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے - اور پسماندگان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔

ایڈیٹر - روشن دین تنویر بی - اے - ایل ایل - بی
پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی - اے - ایل ایل - بی نے گیلانی الیکٹرک پریس [illegible] روڈ لاہور سے چھپوا کر [illegible] روڈ لاہور سے شائع کیا

رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھانے کا طریق

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

(۲)

خدا اپنے بندوں کے بالکل قریب ہے

دوسری خصوصیت رمضان کو یہ حاصل ہے اور یہ خصوصیت گویا پہلی خصوصیت کا ہی نتیجہ اور تتمہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس کے متعلق مومنوں سے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ میں اس مبارک مہینہ میں اپنے بندوں کے بالکل قریب ہو جایا کروں گا۔ اور ان کی دعاؤں کو خصوصیت سے سنوں گا۔ یہ وعدہ قرآن شریف میں نہایت واضح الفاظ میں موجود ہے۔ اور حدیث میں بھی اس کا نہایت نمایاں طور پر ذکر آتا ہے۔ اور یہ وعدہ ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ بڑے بڑے بادشاہ اپنی سلطنتوں کے خاص یادگار والے ایام میں جبکہ وہ کوئی خاص جشن مناتے ہیں۔ اپنی رعایا میں غیر معمولی طور پر انعام واکرام تقسیم کیا کرتے ہیں۔ پس خدا نے بھی جو ارحم الراحمین ہے۔ اس بات کو پسند فرمایا۔ کہ وہ اپنے پیارے مذہب کی سالگرہ کے موقعہ پر اپنے خزانوں کا مونہہ کھولکر اپنے انعاموں کے حلقہ کو زیادہ سے زیادہ وسیع کر دے چنانچہ فرماتا ہے اذا سالك عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوة الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی یعنی اے رسول جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں کہ رمضان میں میری صفات کا کس طرح ظہور ہوتا ہے۔ تو تو ان سے کہہ دے کہ میں رمضان میں اپنے بندے کے قریب تر ہو جاتا ہوں۔ اور میں پکارنے والے کی پکار کو سنتا اور اس کا جواب دیتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ پکارنے والا میرے احکام کو مانے اور مجھ پر ایمان لائے۔

قریب ہونے سے مراد

اس جگہ قریب ہونے سے یہ مراد نہیں کہ گویا خدا کی ذات لوگوں کے قریب ہو جاتی ہے کیونکہ خدا کوئی مادی چیز نہیں ہے۔ کہ اس کی ذات قریب ہو سکے۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ خدا کی صفت رحم خاص طور پر جوش میں آکر بندوں کے قریب تر ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اسلام یہ بھی تعلیم دیتا ہے۔ کہ رمضان کے آخری عشرہ کی راتوں میں سے ایک رات ایسی آیا کرتی ہے۔ کہ اس کی ایک گھڑی میں خدائی رحمت اور صفت قبولیت دعا کا غیر معمولی جوش کے ساتھ اظہار ہوتا ہے۔ اس رات کو اسلامی اصطلاح میں لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ اور وہ عموماً طاق راتوں میں سے کوئی رات ہوتی ہے۔ اور اس کا معین وقت اس لئے پردہ میں رکھا گیا ہے۔ تاکہ لوگ اس کی جستجو میں زیادہ سے زیادہ عبادت کر سکیں۔ اب غور کرو۔ کہ جس ذات والا صفات کی صفت رحمت پہلے سے ہی اس کی ہر دوسری صفت پر غالب ہے۔ وہ اپنی رحمت کے خاص لمحات میں کس قدر رحیم و کریم ہوگا۔ پس یہ دوسری خصوصیت ہے جو رمضان کو حاصل ہے۔ کہ اس میں خدا کی صفت رحمت کا خاص طور پر ظہور ہوتا ہے۔ اور مومنوں کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔

خاص عبادتیں

ان دو برکتوں کے علاوہ رمضان کو ایک تیسری برکت یہ بھی حاصل ہے۔ کہ اس میں خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کے لئے بعض خاص عبادتیں مقرر فرما دی ہیں۔ مثلاً روزہ۔ تراویح۔ اور اعتکاف وغیرہ۔ جن کی وجہ سے یہ مہینہ گویا ایک خاص عبادت کا مہینہ بن گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جو زمانہ خاص عبادت میں گزرے گا۔ وہ لازماً خدا کی طرف سے خاص برکات کا جاذب اور خاص برکات کا حامل بن جائیگا۔

رحمت اور برکت کا لطیف چکر

رمضان کی یہ صفت گویا ایک گونہ دوری رنگ رکھتی ہے۔ یعنی رمضان کی خاص برکات کی وجہ سے اس میں خاص عبادتیں مقرر کی گئیں۔ اور پھر ان خاص عبادتوں کی وجہ سے رمضان نے مزید خاص برکتیں حاصل کیں۔ گویا رحمت و برکت کا ایک لطیف چکر قائم ہو گیا۔ الغرض یہ وہ خصوصیات ہیں۔ جن کی وجہ سے رمضان کا مہینہ خاص طور پر مبارک مہینہ قرار دیا گیا ہے۔ اور مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ اس مہینہ کی برکتوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ تاکہ رحمت و برکت کا یہ لطیف چکر زیادہ سے زیادہ وسیع ہوتا چلا جائے۔

برکاتِ رمضان سے فائدہ اٹھانے کا طریق

اب سوال ہوتا ہے کہ رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کا طریق کیا ہے۔ سو یہ کوئی مشکل سوال نہیں۔ اور اسلام نے اسے نہایت سہل طریق پر چند سادہ ہدایات دے کر حل کر دیا ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ اکثر لوگ صرف مونہہ کی خواہش سے تمام مراحل طے کرنا چاہتے ہیں۔ اور دین کی راہ میں کسی چھوٹی سے چھوٹی قربانی کے لئے بھی تیار نہیں ہوتے۔ بہر حال اسلام نے رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کا جو طریق بتایا ہے۔ اسے ہم ذیل کے چند مختصر فقروں میں ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں

بغیر شرعی عذر کے روزہ ترک نہ کیا جائے

اول رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے سب سے ابتدائی اور سب سے بڑی ضروری شرط یہ ہے کہ انسان خدا کے حکم کے مطابق رمضان کے روزے رکھے اور بغیر کسی شرعی عذر کے کوئی روزہ ترک نہ کرے۔ روزہ رمضان کی برکات کے لئے گویا بطور ایک کلید کے ہے۔ اور جو شخص باوجود روزہ واجب ہونے کے بغیر کسی شرعی عذر کے روزہ ترک کرتا ہے۔ وہ ہرگز اس بات کا حق نہیں رکھتا۔ کہ رمضان کی برکتوں سے کوئی حصہ پائے۔ ہاں جو شخص کسی جائز شرعی عذر کی وجہ سے روزہ ترک کرتا ہے۔ مثلاً وہ واقعی بیمار ہے۔ یا سفر میں ہے وغیرہ ذالک اور محض حیلہ جوئی کے رنگ میں روزہ ترک کرنے کا طریق اختیار نہیں کرتا۔ تو ایسا شخص شریعت کی نظر میں معذور ہے۔ اور اس صورت میں وہ اگر رمضان کی دوسری شرائط کو پورا کر دیتا ہے۔ تو وہ روزہ کے بغیر بھی رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ روزہ نفس کی اصلاح اور روحانی ترقی کیلئے عجیب و غریب اثر رکھتا ہے۔ اور یقیناً وہ شخص بہت ہی بدقسمت ہے۔ جو محض حیلہ جوئی کے رنگ میں روزہ جیسی نعمت سے اپنے آپ کو محروم کر لیتا ہے۔ مگر جیسا کہ ہر عمل کے ساتھ اچھی نیت کا ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح روزہ میں بھی اچھی نیت ازبس ضروری ہے۔ جس کے بغیر کوئی روزہ خدا کی نظر میں مقبول نہیں ہو سکتا۔ پس روزہ ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ اس میں عادت یا دکھاوے کا قطعاً دخل نہ ہو۔ بلکہ خالصۃً خدا کی رضا جوئی کے لئے رکھا جائے۔ اور وہ اس دعا کی عملی تفسیر ہو جو روزہ کھولنے کے وقت کی جاتی ہے کہ "اللھم لك صمت وعلیٰ رزقك افطرت" یعنی اے میرے آقا میں نے یہ روزہ صرف تیری رضا کی خاطر رکھا تھا۔ اور اب تیرے ہی دیئے ہوئے رزق پر اس روزہ کو کھول رہا ہوں"۔

علاوہ ازیں حدیث میں آتا ہے۔ کہ ہر عمل کی ایک روح ہوتی ہے۔ اور روزہ کی روح یہ ہے۔ کہ جس طرح انسان روزہ میں خدا کی خاطر کھانے پینے اور بیوی کے ساتھ ملنے سے پرہیز کرتا ہے۔ اور اس طرح گویا اپنی ذاتی اور نسلی زندگی ہر دو کو خدا کے لئے قربان کر دیتا ہے۔ اسی طرح وہ صرف روزہ کی ظاہری شکل وصورت میں ہی نہ الجھا رہے۔ بلکہ رمضان کے مہینے میں اپنے اعمال کو کلیۃً خدا کی رضا کے ماتحت لگا دے۔ ایسا روزہ یقیناً رمضان کی برکات کے حصول کے لئے ایک زبردست ذریعہ ہے۔ جس سے انسان کے لئے گویا خدائی خزانوں کے مونہہ کھل جاتے ہیں۔

تہجد اور نوافل کی طرف زیادہ توجہ دی جائے

دوم۔ دوسری شرط رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھانے کی یہ ہے۔ کہ انسان رمضان میں نوافل نماز کی طرف زیادہ توجہ دے۔ یعنی علاوہ اس کے کہ پنجگانہ نماز کو پوری شرائط کے ساتھ ادا کرے نوافل کی طرف بھی خاص توجہ دے۔ اور خصوصاً نماز تہجد کا بڑی سختی کے ساتھ التزام کرے۔ دراصل نماز تہجد ایک بہت ہی بابرکت نماز ہے۔ جو روحانی ترقیات کے لئے گویا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اور اسی لئے رمضان میں اس کا خاص حکم دیا گیا ہے اصل تہجد کی نماز تو یہ ہے۔ کہ انسان رات کے پچھلے حصہ میں اٹھ کر نماز ادا کرے۔ مگر رمضان کے مہینے میں اس انعام کو وسیع کرنے کے لئے کمزور لوگوں کے واسطے یہ سہولت کر دی گئی ہے۔ کہ وہ عشاء کی نماز کے بعد بھی تراویح کی صورت میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مگر یہ ایک ادنیٰ مرتبہ ہے۔ اور رمضان کی اصل تراویح یہی ہے۔ کہ رات کے پچھلے حصے میں اٹھ کر نماز تہجد ادا کی جائے۔ قرآن شریف میں تہجد کی اتنی تعریف آئی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تہجد کی نماز کو پوری شرائط اور پورے خلوص کے ساتھ ادا کرنے سے انسان خدا کی نظر میں مقام محمود تک پہونچ جاتا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہر انسان کے لئے علیحدہ علیحدہ مقام محمود مقرر ہے جو گویا اس کی روحانی ترقی کا انتہائی نقطہ ہے جس تک پہونچکر وہ خدا کی نظر میں اس تعریف کا مستحق ہو جاتا ہے۔ کہ اب میرے اس بندے نے اپنی فطری استعداد کے مطابق اپنی روحانی ترقی کے انتہائی نقطہ کو پا لیا۔ اور تہجد کی نماز انسان کو اس کے مقام محمود تک پہونچانے میں حد درجہ مؤثر ہے۔

تلاوت قرآن کریم زیادہ کی جائے

سوم۔ تیسری شرط رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کی یہ ہے۔ کہ انسان رمضان کے مہینہ میں قرآن شریف کی تلاوت پر خاص زور دے۔ میں اپنے ذوق کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے یہ نتیجہ اخذ کرتا ہوں۔ کہ انسان کو رمضان کے مہینہ میں کم از کم دو دفعہ قرآن شریف کا دور ختم کرنا چاہیئے۔ دو دفعہ میں حکمت یہ ہے کہ جب انسان ایک دفعہ قرآن شریف ختم کر کے پھر اسے دوسری مرتبہ شروع کرتا ہے۔ تو وہ گویا زبان حال سے اس بات کا اقرار کرتا ہے۔ کہ قرآن شریف کے متعلق میرا یہ طریق نہیں ہوگا۔ کہ میں اسے ایک دفعہ پڑھ لوں۔ اور پھر بھول جاؤں۔ یا بند کر کے رکھ دوں۔ بلکہ میں اسے بار بار تکرار کے ساتھ پڑھتا رہونگا۔ اور اس کے حکموں کو ہر وقت اپنی نظروں کے سامنے رکھونگا چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ ابتداء میں حضرت جبرائیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر رمضان میں قرآن شریف کا ایک دور ختم کیا کرتے تھے۔ لیکن جب قرآن شریف کا نزول مکمل ہو چکا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری رمضان میں حضرت جبرائیل نے آپ کے ساتھ قرآن شریف کا دو دفعہ دور کیا۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۴ کالم ۱)

روزنامہ الفضل
۱۲ جولائی ۴۸ء

ضلعوار آبادکاری

مغربی پاکستان کے اخباروں میں مہاجرین کی ضلعوار آبادکاری کے متعلق بحث چھڑی ہوئی ہے۔ ایک فریق حق میں ہے۔ اور دوسرا فریق اس کے خلاف ہے۔ اب یہ بحث تلخی کی حد تک پہونچ چکی ہے۔ جو فریق ضلعوار آبادکاری کے حق میں ہے۔ وہ دوسرے فریق پر ایک یہ بھی الزام دھرتا ہے۔ کہ چونکہ ان لوگوں نے خود یا ان کے عزیزوں اور دوستوں نے اچھی اچھی جگہوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس لئے اب وہ نئے سرے سے تقسیم کے اس لئے خلاف ہیں کہ ان کے قبضے توڑ دیئے جائینگے۔ اور ان کو نقصان پہونچے گا۔ یہ الزام واقعی بڑی حد تک درست ہے۔ لیکن جو لوگ ضلعوار آبادکاری کے حق میں ہیں۔ انکو ضلعوار آبادکاری پر محض اس لئے زور نہیں دینا چاہیئے۔ کہ اس طرح وہ غیر مستحق لوگوں سے وہ جائدادیں نکلوانے میں کامیاب ہو جائینگے۔ جو انہوں نے ناجائز طور پر دبا رکھی ہیں۔ اس مسئلہ پر ہمیں صرف مہاجرین اور ملک کی بہبودی کے نقطہ نظر سے غور کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ اور ان لوگوں سے جائدادیں نکلوانے کے لئے اس طریق کار کو ذریعہ نہیں بنانا چاہیئے۔ بلکہ اس کے لئے ایک جداگانہ مہم شروع کرنی چاہیئے یہ درست ہے کہ غیر مستحق لوگوں کو جائدادوں پر جو انہوں نے ناجائز طور پر دبا رکھی ہیں قابض نہیں رہنے دینا چاہیئے۔ بلکہ ان سے لیکر مستحق مہاجرین کو دینا چاہیئے۔ لیکن جہاں تک ہمارا خیال ہے اس سوال کو ضلعوار آبادکاری کے سوال سے خلط ملط نہیں کرنا چاہیئے۔ اس طرح ہم کسی نتیجہ پر نہیں پہونچ سکینگے۔ اور خود یہ مسئلہ نہایت پیچیدہ اور لاینحل ہو کر رہ جائیگا۔

ضلعوار آبادکاری کا مسئلہ اتنا آسان نہیں ہے۔ جتنا کہ بعض لوگ خیال کرتے ہونگے ایک بات خواہ خیالی طور پر کتنی ہی موزون اور جائز ہو ہمیں اس کے متعلق فیصلہ کرتے وقت اس کے عملی پہلو پر بھی غور کرنا چاہیئے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر مہاجرین کی آبادی اس نہج سے تکمیل پا جائے۔ کہ عزیز رشتہ دار برادریاں ایک ہی علاقہ میں اسی طرح آباد ہو جائیں جس طرح مشرقی پنجاب میں آباد تھیں۔ تو اس سے بڑھ کر اور کوئی بات بہتر نہیں ہے۔ ہم ان تمام دلائل کی قوت کو پوری طرح محسوس کرتے ہیں۔ جو اس کے حق میں پیش کی جا رہی ہیں۔ اور ہم دل سے چاہتے ہیں۔ کہ ایسا ہو جائے۔ بلکہ ہم یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ حکومت کو ایسا ضرور کرنا چاہیئے۔ لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی عرض کرینگے۔ کہ یہ کام ہاتھ میں لینے کے لئے نہایت سخت محنت اور دانشمندانہ طریق اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

مشرقی پنجاب سے مہاجرین کو نہایت بے قاعدگی سے نکالا گیا تھا۔ وہ ایک قیامت کے انتشار کی سی حالت تھی۔ لوگ جان و مال و آبرو کے خوف سے سخت پراگندگی سے اپنے گھروں سے نکلے تھے۔ اور جس طرح کہتے ہیں۔ کہ قیامت میں نفسا نفسی کا عالم ہوگا۔ وہی عالم اس وقت تھا۔ ایک گاؤں پر جب سکھ جتھہ پولیس اور فوج کی شہ سے حملہ آور ہوتا تھا۔ تو برادریاں تو کیا خاندان کے افراد بھی ایک دوسرے سے مجبور الگ ہو جاتے تھے۔ بچوں بوڑھوں اور عورتوں تک کا ہوش نہ تھا۔ کہ ایک فرد لاہور پہنچ گیا ہے۔ تو دوسرا کراچی جا پہنچا ہے۔ اور تیسرا پشاور۔ اس افراتفری میں جس قدر خود مہاجرین سے ہو سکا۔ یا حکومت کر سکی بہت سے خاندان اور برادریاں عزیز رشتہ دار ایک گاؤں یا ایک شہر میں اکٹھے ہو گئے۔ جو لوگ پہلے آ گئے تھے۔ انہوں نے کسی قدر اچھی جگہیں حاصل کر لیں۔ بعد میں آنے والوں کو خسارہ رہا۔ حکومت پر اتنا بوجھ آ پڑا۔ کہ وہ کسی تنظیم کے ساتھ آنے والوں کو آباد نہ کر سکی۔ حکومت کو قطعاً امید نہ تھی۔ کہ ایسا ہوگا رہتا تھا۔ ایک شخص کھیت پر یا باہر کہیں ہے تو وہیں سے جان بچا کر چھپتا چھپاتا پاکستان آ پہونچا۔ اور اسکو خبر بھی نہ ہوئی۔ کہ اس کے کنبہ کے دوسرے افراد پر کیا بیتی۔ کوئی کدھر چلا گیا اور کوئی کدھر۔ جو گاؤں یا خاندان کسی قدر خوش قسمت تھے۔ وہ کیمپوں میں جمع ہو گئے۔ شاید ہی کوئی خاندان ایسا ہوگا۔ جس کے بعض افراد مفقود الخبر نہ ہو گئے ہوں۔ جب پراگندہ لوگ اس پریشانی سے پاکستان پہونچے۔ تو ان کو جلد جلد ضلعوار آباد کرنا مشکل ہو گیا جہاں کسی کے سینگ سمائے بیٹھ گیا۔ اکثر ایسا ہوا ہے

ہزارہا مسائل تھے جو ایک نئی نئی قائم شدہ حکومت کو اچانک درپیش آئے۔

اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ برادریاں تو کیا خاندانوں کے خاندان کسطرح تمام ملک میں پراگندہ ہو کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ان میں سے بہت سے ایسے ہیں۔ جو اپنی موجودہ حالت پر مطمئن ہو گئے ہیں۔ اور وہ نہیں چاہتے کہ ان کو پھر ایک دفعہ وہ تجربہ کرنا پڑے۔ جو انہوں نے پہلے کیا ہے۔ اور وہی مصائب از سر نو برداشت کریں۔ جو وہ پہلے کر چکے ہیں۔ اور بہت سے ایسے ہیں۔ جو غیر مطمئن ہیں۔ ان کی حالت پہلے سے نہایت ابتر ہے وہ کوئی بہتر جگہ چاہتے ہیں۔

یہ باتیں ہم نے اس لئے پیش کی ہیں کہ ضلعوار آبادی کے مسئلہ کی پوری اہمیت کو ہم سمجھ سکیں۔ اور غور کریں کہ اس کام کو سر انجام دینے کے لئے کیا کیا دقتیں ہمارے راستہ میں ہیں۔ ان دقتوں کو کسطرح رفع کیا جائیگا۔ اور سوچیں کہ اعتدال کا راستہ کیا ہے۔ جس سے نہ تو مہاجرین کو نقصان ہو اور نہ حکومت کو مالا یطاق مصیبت سے واسطہ پڑے۔ یہ کام نہایت عقلمندی چاہتا ہے۔ ہمیں محض جذبات کی رو میں یہ کہ فیصلہ نہیں کرنا چاہیئے۔

اس لئے ہماری رائے یہ ہے کہ اگر یہ کام کرنا ہی ہے۔ تو پہلے اس کے لئے ایک آسان سکیم تیار کرنا چاہیئے۔ جس سے ہر خیال کے مہاجرین کی خواہش کو حتی الوسع پورا کیا جا سکے۔ اس کے لئے طریق کار یہ ہونا چاہیئے۔ کہ پہلے ان لوگوں کی الگ الگ فہرستیں تیار کرنا چاہئیں۔ جو اپنی موجودہ حالت پر مطمئن ہیں۔ اور جو مطمئن نہیں ہیں۔ جو لوگ مطمئن ہیں ان میں سے کسی کو اپنی جگہ سے ہلانے کی کوشش نہ کی جائے۔ ہاں اگر انہوں نے اپنے استحقاق سے زیادہ جائداد پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ تو وہ ان سے لے لی جائے۔ مگر ان کو اپنی جگہ پر بیٹھے رہنے دیا جائے۔ باقی رہے وہ لوگ جو ضرور تبدیلی چاہتے ہیں۔ تو ان کو اسطرح منتقل کیا جائے۔ جسطرح انکی مرضی کو زیر نظر رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ مناسب معلوم ہو۔ مثلاً ایک خاندان جو اپنی برادری یا اپنے گاؤں والوں کے ساتھ رہنا ہی نہیں چاہتا اس کو ضروری نہیں کہ مجبور کر کے دوسری جگہ آباد کیا جائے۔ ضلعوار آبادی کا طریق صرف اس حد تک استعمال کیا جائے جس حد تک کہ کم سے کم خراش پیدا ہونے کی توقع ہو۔ لیکن اگر از سر نو تمام لوگوں کو انکی اپنی جگہ سے اکھاڑ کر آباد کرنے کی کوشش کی گئی۔ تو یہ کام نہ صرف مہاجرین کے لئے باعث مصیبت ہوگا۔ بلکہ ممکن ہے کہ کسی طرح سر انجام ہی نہ پا سکے

اخیر میں ہم پھر یہ عرض کرتے ہیں۔ کہ یہ جلد بازی کا کام نہیں ہے۔ اور نہ اتنا آسان ہی ہے۔ جتنا کہ بعض لوگ خیال کرتے ہونگے۔ اس کام کے لئے اعلےٰ درجہ کے سلیقہ کی ضرورت ہے۔ اور اس طرح ہونا چاہیئے۔ جس طرح ایک گاؤں میں اشتمال اراضی کا کام کیا جاتا ہے

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

مسحور کر دیا مجھے دیوانہ کر دیا
تیری نگاہِ لطف نے کیا کیا نہ کر دیا

جادو بھرا ہوا ہے وہ آنکھوں میں آپکی
اچھے بھلے کو دیکھ کے دیوانہ کر دیا

سوزِ دروں نے جوش جو مارا تو دیکھنا
خود شمع بن گئے مجھے پروانہ کر دیا

آنکھوں میں گھس کے وہ میرے لیں سما گئے
مسجد کو اک نگاہ میں بتخانہ کر دیا

خُم کی طرف نگاہ کی ساقی نے جب کبھی
مَیں نے بھی اس کے سامنے پیمانہ کر دیا

ہیں ناخدائے قوم بنے صاحبانِ عقل
ہے اس خیال نے مجھے دیوانہ کر دیا

ہر جلوۂ جدید نے تختہ الٹ دیا
خود مجھ کو اپنے آپ سے بیگانہ کر دیا

میری شکایتوں کو ہنسی میں اڑا دیا
لایا تھا جو مَیں سنگ اُسے دانہ کر دیا

کہتے ہیں میرے ساتھ رقیبوں کو بھی تو چاہ
لو اور مجھ غریب پہ جرمانہ کر دیا

ناصح وہ اعتراض ترے کیا ہوئے بتا
یکتا کے پیار نے مجھے یکتا نہ کر دیا؟

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں میں اصحاب ذیل کو ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء تک کے لئے عہدہ دار منظور کیا جاتا ہے جماعتوں کو یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ نظارت علیا کی طرف سے صرف پریذیڈنٹوں سکرٹریوں اور امین۔ محاسب۔ اور آڈیٹر کی منظوری دی جاتی ہے۔ ان کے علاوہ باقی عہدہ داروں کی منظوری ان کو براہ راست متعلقہ دفاتر سے حاصل کرنی چاہیئے۔ مثلاً محصلین کی منظوری بیت المال سے امام الصلوٰۃ کی تعلیم وتربیت سے قاضی کی ناظم صاحب قضاء سے سکرٹریوں کے نائب جماعت خود مقرر کر سکتی ہے۔ مرکز سے منظوری حاصل کرنے کی ضرورت نہیں صرف اطلاع دے دینا کافی ہے

(ناظر اعلیٰ)

نام جماعت	نام عہدہ	عہدہ داران
نوشہرہ (سرحد)	جنرل سکرٹری	ملک محمد عبداللہ صاحب
	سکرٹری مال	حاجی مرزا اللہ دتا ”
	” وصایا	” ”
	” تبلیغ	بابو عبدالرحمن صاحب
	” امور خارجہ	مرزا غلام حیدر ”
	” امور عامہ	عبدالحکیم ”
	” زکوٰۃ	چوہدری رسول احمد ”
ڈلیو کے (ضلع سیالکوٹ)	سکرٹری مال	چوہدری شرف دین صاحب
	” امور عامہ	” عنایت محمد صاحب
	” تعلیم وتربیت	چوہدری فتح محمد صاحب و مولوی محمد الدین صاحب حکیم
	” تبلیغ	چوہدری محمد منیر صاحب و چوہدری عبدالحق صاحب
پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ	سکرٹری تبلیغ	چوہدری محمد ابراہیم صاحب
کہوٹہ راولپنڈی	پریذیڈنٹ	چوہدری سعد الدین صاحب ایم اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر
	سکرٹری مال و ” وصایا	چوہدری محمد دین صاحب انور بی اے بی ٹی
	” تعلیم وتربیت	مولوی عبدالرحیم صاحب مولوی فاضل
	” تبلیغ و امور عامہ	قریشی محمد حسین صاحب
دہلی	سکرٹری مال، ” تعلیم وتربیت	محمود حسین صاحب کمپونڈر
	” تبلیغ	سید برکات احمد صاحب
چک ۵۷ ج ب کھیاکر کلاں لائل پور	پریذیڈنٹ	میاں نظام دین صاحب
	سکرٹری مال	چوہدری داؤد حسین صاحب
	محاسب	
	امین	میاں بشیر احمد صاحب مستری
	سکرٹری تبلیغ	چوہدری داؤد حسین صاحب
	” امور عامہ	” ”
	” تعلیم وتربیت	چوہدری زیجو صاحب
چک ۵ ج ب سٹھیالہ لائلپور	پریذیڈنٹ و امین	میاں عبدالرحمن صاحب
	سکرٹری مال و محاسب	چوہدری محمد ابراہیم ”
	” تبلیغ	میاں ہیر دین صاحب
	” تعلیم وتربیت و امور عامہ	چوہدری محمد حسین صاحب
چک ۵ ش ج شہباز پور ضلع لائلپور	پریذیڈنٹ	ماسٹر محمد خان صاحب
	سکرٹری مال و محاسب	” ”
	” تبلیغ	” ”
	” تعلیم وتربیت	چوہدری دل محمد صاحب
	” امور عامہ	” ”

اعلان تفسیر کبیر جلد اوّل

دوستوں کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی۔ کہ تفسیر کبیر جلد اول مکمل ہو گئی ہے اور جلد بندی شروع ہے۔ جو اصحاب ماہ رمضان المبارک میں اس بے بہا خزانہ سے مستفیض ہونا چاہیں۔ وہ غیر مجلد نسخے حاصل کر سکتے ہیں۔ اور جن احباب نے غیر مجلد کی پیشگی قیمت جمع کرا دی ہے۔ ان کو چاہیئے کہ جلد وصولی کا انتظام فرمالیں۔

قیمت مجلد فی جلد ۔/۸/۵ و غیر مجلد فی جلد ۔/۔/۴ روپے جو محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور کے نام آنی چاہئیں

دفتر وکیل الدیوان تحریک جدید
جسونت بلڈنگ جودھامل روڈ
لاہور

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق

سلسلے کے شدید معاند مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے تاثرات

”براہین احمدیہ کا مصنف (حضرت مسیح موعود علیہ السلام ناقل) اسلام کی مالی جانی وقلمی ولسانی وحالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے۔ جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی ہے“

(رسالہ اشاعت السنہ جلد ۷ نمبر ۶)

”مؤلف براہین احمدیہ مخالف وموافق کے تجربہ اور مشاہدہ کی رو سے شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیز گار اور صداقت شعار ہیں اور الہامات مؤلف براہین احمدیہ سے (انگریزی میں ہوں خواہ ہندی وعربی وغیرہ) آج تک ایک بھی جھوٹا نہیں نکلا“

(” جلد ۷ نمبر ۹)

۳ر جولائی والا کانوائے قادیان نہیں جاسکا

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رتن باغ لاہور)

بعض دوستوں کے خط آرہے ہیں کہ جو کانوائے ۳ر جولائی ۱۹۴۸ء کو قادیان جانا تھا۔ کیا وہ قادیان سے ہو کر واپس نہیں آیا۔ سو تمام دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ افسوس ہے کہ حکومت مشرقی پنجاب کی طرف سے ایک روک پیدا ہو جانے کی وجہ سے ۳ر جولائی والا کانوائے ابھی تک قادیان نہیں جاسکا۔ اس کے نتیجہ میں جن دوستوں نے قادیان سے واپس آنا تھا وہ بھی واپس نہیں آسکے۔ اس روک کے دور کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور جونہی کہ خدا کے فضل سے یہ روک دور ہو جائیگی۔ فوراً لاہور میں رکے ہوئے دوست قادیان روانہ ہو جائیں گے اور قادیان سے آنے والے دوست واپس آجائیں گے۔ دوست دعا کرتے رہیں۔ انشاء اللہ وقت آنے پر میرے قائم مقام عزیز مرزا ظفر احمد سلمہ کی طرف سے اطلاع کر دی جائے گی۔

اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں دوستوں کی اطلاع کے لئے یہ ذکر بھی کر دینا چاہتا ہوں کہ میرا بخار خدا کے فضل سے ٹوٹ گیا ہے۔ مگر ابھی تک کمزوری اتنی ہے کہ بستر میں لیٹے لیٹے چند سطریں لکھنے سے بھی طبیعت نڈھال ہو جاتی ہے۔ یہ بخار ڈینگیو قسم کا تھا۔ جس نے سات دن میں ہی بالکل مضمحل کر دیا ہے۔ میں دوستوں کی دعاؤں کا متمنی ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایسی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ جو اس کی خاص رضا کی موجب ہو۔ ذاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

خاکسار مرزا بشیر احمد آف قادیان

(بقیہ صفحہ ۲)

پس چونکہ ہمارے سامنے بھی قرآن شریف مکمل صورت میں ہے۔ اس لئے اگر انسان کو توفیق ملے۔ تو رمضان میں قرآن شریف کے دو دور پورے کرنے چاہئیں۔ اور یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ میں نے اندازہ کیا ہے کہ اگر انسان اوسطاً پچاس منٹ روزانہ دے تو وہ آسانی کے ساتھ قرآن شریف کے دو دور ختم کر سکتا ہے

تلاوت قرآن کے متعلق ضروری امور

علاوہ ازیں قرآن شریف کی تلاوت کے متعلق ہر مسلمان کو ذیل کی چار باتیں ضرور ملحوظ رکھنی چاہئیں

الف۔ جہاں کہیں قرآن شریف میں کوئی حکم امر کی صورت میں آئے۔ یعنی کسی بات کا مثبت صورت میں حکم دیا جائے۔ کہ ایسا کرو تو انسان کو اس جگہ رک کر اپنے دل میں یہ غور کرنا چاہیئے کہ کیا میں اس خدائی حکم پر عمل کرتا ہوں۔ اگر وہ عمل نہیں کرتا یا کمزوری دکھاتا ہے۔ تو اپنے دل میں عہد کرے کہ میں آئندہ اس حکم پر عمل کروں گا۔

ب۔ جہاں کہیں کوئی حکم نہی کی صورت میں آئے یعنی کسی بات کے متعلق منفی صورت میں حکم دیا جائے۔ کہ یہ کام نہ کرو۔ تو اس وقت پڑھنے والا تھوڑی دیر کے لئے رک کر اپنے دل میں سوچے کہ کیا میں اس نہی سے رکتا ہوں۔ اگر نہیں رکتا یا کمزوری دکھاتا ہے تو آئندہ اصلاح کا عہد کرے +

ج۔ جہاں کہیں قرآن شریف میں خدا کی کسی رحمت یا انعام کا ذکر آئے تو اس وقت پڑھنے والا اپنے دل میں یہ دعا کرے۔ کہ خدایا یہ رحمت اور یہ انعام مجھے بھی عطا فرما اور مجھے اس سعادت سے محروم نہ رکھ ؛

د۔ اور جہاں قرآن شریف میں کسی عذاب یا سزا کا ذکر ہو۔ تو انسان اس جگہ خدا سے استغفار کرے اور یہ دعا کرے کہ خدایا مجھے اس عذاب اور سزا سے محفوظ رکھیو۔ اور اپنی ناراضگی کے موقعوں سے بچائیو ؛

میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر انسان ان چار باتوں کو مدنظر رکھ کر قرآن شریف کی تلاوت کریگا اور اسکی نیت اچھی ہوگی۔ تو وہ اس تلاوت سے خاص بلکہ اخص فائدہ اٹھائیگا۔ افسوس ہے کہ اکثر لوگ قرآن شریف کے نکات اور رموز کے درپے تو رہتے ہیں۔ مگر اس کے عملی پہلو کی طرف بہت کم توجہ دیتے ہیں حالانکہ قرآن شریف کا عملی پہلو اس کے نکات اور رموز کی نسبت بہت زیادہ قابل توجہ ہے۔ بے شک عالم لوگوں اور مذہبی مجادلات میں حصہ لینے والوں کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآن شریف کے حکمت وفلسفہ اور اسکے علمی خزانوں کی طرف بھی توجہ دیں۔ مگر وہ بات جس کی ہر متنفس کو ضرورت ہے جس کے بغیر انسان کی روحانی زندگی قائم ہی نہیں رہ سکتی۔ وہ قرآن شریف کا عملی پہلو ہے اور یہ عملی پہلو صرف اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ جب قرآن شریف کو مندرجہ بالا چار شرائط کے ساتھ مطالعہ کیا جائے +

اسلام کے نادان دوست!

کیا اسلام کی اشاعت "تلوار کی اعانت سے" ہوئی ہے؟

مودودی صاحب کا ایک شر انگیز عقیدہ

اسلام اور تعلق باللہ

اسلام کوئی دنیوی تحریک نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک مذہب ہے ایک زندہ اور حقیقی مذہب جس کی بنیاد اعمال صالحہ اور تعلق باللہ پر قائم ہے!!

جو لوگ اس بنیادی حقیقت کو نظر انداز کر کے اسلام کا مطالعہ کرتے ہیں۔ وہ خواہ علم و فضل کے اعتبار سے کتنا ہی بلند پایہ رکھتے ہوں۔ خواہ دنیا جہان کے تمام علوم کو اپنے دماغ میں سمیٹے ہوئے ہوں پھر بھی اسلام کی حقیقی روح کو وہ نہیں پا سکتے اور ہرگز نہیں پا سکتے۔ کیونکہ اسلام ایک آسمانی مذہب ہے۔ اس کے رموز و اسرار کو صحیح معنوں میں سمجھنے اور سمجھانے کا مقدس فریضہ وہی سر انجام دے سکتے ہیں جن کا خود آسمان سے تعلق ہو یہی وجہ ہے کہ اسلام کی حفاظت اور اس کی ترقی کا کام اللہ تعالیٰ نے بجائے دنیوی انجمنوں یا ظاہری علماء کو سونپنے کے شروع سے ہی مجددین امت اور اولیائے کرام کے سپرد فرما رکھا ہے جو پہلے خود منازل سلوک طے کر کے اپنے خالق و مالک کے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہیں اور پھر براہ راست اسی کی رہنمائی میں اسلام کی حفاظت کا فریضہ سر انجام دیتے ہیں۔

مودودی صاحب تعلیم یافتہ مسلمانوں میں ایک عالم دین کی حیثیت سے کافی شہرت رکھتے ہیں آپ نے اپنی تصانیف میں موجودہ زمانہ کی ضروریات اور حالات کو مد نظر رکھ کر مختلف اسلامی مسائل پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے لیکن افسوس ہے کہ چونکہ آپ نے اسلام کی اصل روح یعنی تعلق باللہ کی ضرورت و اہمیت کو نظر انداز کر دیا ہے اس لئے باوجود اپنے تمام علم و فضل کے جا بجا ٹھوکر کھائی ہے۔ اور اسلام کی طرف بعض ایسی باتیں منسوب کر دی ہیں جن کا اسلام قطعاً متحمل نہیں ہے اور جو غیر مسلموں کو بجائے اسلام کے قریب کرنے کے اُن کے قلوب میں اسلام کے متعلق مزید غلط فہمیاں پیدا کرنے اور معاندین اسلام کی اعتراضات کو تقویت دینے کا موجب بن جاتی ہیں۔

مودودی صاحب کا ایک خطرناک عقیدہ

قرآن مجید کی تعلیم اور تاریخ کا ایک ایک ورق گواہ ہے کہ دنیا میں اسلام کی ترقی اور اشاعت شروع سے ہی بزرگان امت کے نیک نمونہ۔ اُن کی روحانی قوت اور دل سے نکلی ہوئی تبلیغ کی وجہ سے ہوئی ہے لیکن دشمنان اسلام نے ہمیشہ ہی تعصب اور ہٹ دھرمی سے یہ اعتراض کیا کہ نعوذ باللہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ لیکن قارئین کو یہ سن کر تعجب ہوگا کہ مودودی صاحب اس امر کے قائل ہیں۔ اور آپ نے اپنی تصانیف میں بڑے زور سے اس امر کو پیش کیا ہے کہ قرآن مجید نے اسلام کی اشاعت کے لئے تبلیغ کے ساتھ ساتھ ہی تلوار استعمال کرنے کا بھی حکم دیا ہے اور یہ کہ دنیا میں اسلام کی اشاعت کے ذرائع یقیناً تلوار کی اعانت سے بے نیاز نہیں ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

چنانچہ مولانا مودودی صاحب اپنی تصنیف الجہاد فی الاسلام میں تحریر فرماتے ہیں

"اسلام اپنی صداقت پر ایمان لانے کے لئے کسی کو مجبور نہیں کرتا۔ بلکہ دلائل و براہین کی روشنی میں ہدایت کی راہ کو ضلالت کی راہ سے ممتاز کر کے دکھا دینے کے بعد ہر شخص کو اختیار دیتا ہے کہ چاہے غلط راستے پر چل کر نامرادی کے گڑھے میں جا گرے۔ اور چاہے سیدھے راستے پر لگ کر حقیقی اور دائمی فلاح و کامرانی سے بہرہ اندوز ہو لیکن اس سلسلہ کلام کو ختم کرنے سے پہلے ہم یہ بتلا دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اسلام کی اشاعت کو تلوار سے ایک گونہ تعلق ضرور ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جہاں تک تبلیغ دین الٰہی کی حد ہے۔ اس میں تلوار کا کوئی کام نہیں لیکن اس تبلیغ کے ساتھ کچھ چیزیں اور بھی ہیں جن کے تعاون سے دنیا میں اسلام کی اشاعت ہوئی ہے اور وہ یقیناً تلوار کی اعانت سے بے نیاز نہیں ہیں۔

(الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۳۳)

اسلام کے متعلق لکھتے ہیں۔ "دین کا کام صرف پندو موعظت سے نہیں چل سکتا اور جسے نوک زبان کے ساتھ نوک سنان سے بھی کام لینا پڑتا ہے۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۳ برس تک عرب کو اسلام کی دعوت دیتے رہے۔ وعظ و تلقین کا جو مؤثر سے مؤثر انداز بھی ہو سکتا تھا وہ انہوں نے اختیار کیا۔ کوئی ذریعہ ایسا نہیں چھوڑا جو حق کے اظہار و اثبات کے لئے مفید ہو سکتا تھا لیکن آپ کی قوم نے آفتاب کی طرح آپ کی صداقت کے روشن ہو جانے کے باوجود آپ کی دعوت قبول کر دینے سے انکار کر دیا۔ صرف یہ چیز انہیں اس راہ کو اختیار کرنے سے روک رہی تھی۔ ان لذتوں کو چھوڑنا نہیں گوارا تھا جو کافرانہ بے قیدی کی زندگی میں انہیں حاصل تھیں۔ لیکن جب وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعی اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی الاکل ماثرۃ او دم اومال یدعی فھو تحت قدمی ھاتین کا اعلان کر کے تمام مفاخر کا خاتمہ کر دیا۔ عزت و اقتدار کے تمام بتوں کو توڑ دیا۔ ملک میں ایک منظم اور منضبط حکومت قائم کر دی۔ اخلاقی قوانین کو بجبر نافذ کر کے اس بدکاری و گنہگاری کی آزادی کو سلب کر لیا جس کی لذتیں ان کو مدہوش کئے ہوئے تھیں اور دنیا پر امن فضا پیدا کر دی جو اخلاقی فضائل اور انسانی محاسن کے نشو و نما کے لئے ہمیشہ ضروری ہوا کرتی ہے۔ دلوں سے رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا زنگ چھوٹنے لگا طبیعتوں سے فاسد مادے خود بخود نکل کے روحوں کی کثافتیں دور ہو گئیں۔۔۔۔۔

عرب کی طرح دوسرے ممالک نے بھی جو اسلام کو اس سرعت سے قبول کیا کہ ایک صدی کے اندر چوتھائی دنیا مسلمان ہو گئی تو اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا جو دلوں پر پڑے ہوئے تھے جس طرح یہ کہنا غلط ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے لوگوں کو مسلمان بناتا ہے۔ اسی طرح یہ کہنا بھی غلط ہے کہ اسلام کی اشاعت میں تلوار کا کوئی حصہ نہیں ہے حقیقت ان دونوں کے درمیان ہے اور وہ یہ ہے کہ اسلام کی اشاعت میں تبلیغ اور تلوار دونوں کا حصہ ہے جس طرح ہر تہذیب کے قیام میں ہوتا ہے۔ تبلیغ کا کام تخم ریزی ہے اور تلوار کا کام قلبہ رانی ہے۔ پہلے تلوار زمین کو نرم کرتی ہے تاکہ اس میں دین کو پرورش کرنے کی قابلیت پیدا ہو جائے پھر تبلیغ بیج ڈال کر آبپاشی کرتی ہے تاکہ وہ پھل حاصل ہو جو اس باغبانی کا مقصود حقیقی ہے" صفحہ ۱۳۴ تا ۱۳۷

"اسلام کی اشاعت میں تبلیغ اور تلوار دونوں کا حصہ ہے جس طرح ہر تہذیب کے قیام میں ہوتا ہے۔ تبلیغ کا کام تخم ریزی ہے اور تلوار کا کام قلبہ رانی ہے۔ پہلے تلوار زمین کو نرم کرتی ہے۔ تاکہ اس میں دین کو پرورش کرنے کی قابلیت پیدا ہو جائے۔ پھر تبلیغ بیج ڈال کر آبپاشی کرتی ہے۔ تاکہ وہ پھل حاصل ہو جو اس باغبانی کا مقصود حقیقی ہے"

(مودودی صاحب کا عقیدہ)

اس عقیدہ کے خطرناک نتائج!

قارئین مندرجہ بالا سطور کو بغور ملاحظہ فرمائیں اور پھر اندازہ لگائیں کہ جب خود اسلام کا دعویٰ کرنے والے یہ عقیدہ رکھنے لگیں کہ ہمارے دین ہی نے مجبور ہو کر تلوار اٹھائی (اور فخر سے یہ دعویٰ کریں کہ دنیا میں تلوار ہی کے ذریعہ اسلام پھیلا) تو پھر غیر کیوں نہ اسلام پر اعتراض کریں اور اسلام کو نعوذ باللہ ڈاکوؤں اور لٹیروں کا مذہب قرار دیں۔ کیا مولانا مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے ارکان نے کبھی تخلیہ میں بیٹھ کر سوچا اور غور کیا ہے کہ اُن کے مندرجہ بالا عقیدہ کے کتنے ہولناک نتائج نکلتے ہیں؟ (۱) اس عقیدہ کی رو سے یہ ماننا پڑے گا کہ اسلام نعوذ باللہ ایک ایسا مذہب ہے جو ظلم و تشدد کی تعلیم دیتا ہے اور متضاد باتیں پیش کرتا ہے۔ ایک طرف تو وہ لا اکراہ فی الدین (یعنی دین کے معاملہ میں کسی قسم کا بھی جبر نہیں) کی تعلیم دیتا ہے اور دوسری طرف اسکے بالکل برعکس

اپنے متبعین کو بالفاظ مودودی صاحب یہ حکم بھی دیتا ہے کہ تلوار کے زور سے لوگوں کے قلوب کی زمین کو نرم کر لیا کرو۔ تاکہ ان میں اسلام کے بیج کو پرورش کرنے کی قابلیت پیدا ہو جائے حالانکہ یہ صاف اور واضح بات ہے کہ دین کے معاملہ میں بھلا اس سے بڑھ کر اور کیا جبر ہو سکتا ہے کہ تلوار کے زور سے ان کے دلوں کو نرم کیا جائے۔

(۲) اس عقیدہ کے مطابق یہ تسلیم کرنا پڑیگا اگر مودودی صاحب کے تخیل کے مطابق دنیا میں "حکومت الٰہیہ" قائم ہو تو اس میں سب سے پہلا مبارک کام ہوگا وہ غیر مسلموں کا قتل عام ہے کیونکہ اگر غیر مسلموں نے اپنی مذہبی تعلیمات پر عمل کیا تو لازمی طور پر وہ اپنی "کافرانہ بے قیدی کی زندگی" میں بعض اخلاقیوں کے مرتکب ہوں گے (مثلاً سبتیہ ستی۔ شراب کا استعمال وغیرہ) اور مودودی صاحب کی لازمی طور پر "اخلاقی قوانین کو بجبر نافذ کرنے" کے لئے اٹھے گی۔ اور جب اُن کی تلوار غیر مسلموں کی اچھی طرح "قلبہ رانی کر دے گی۔ تو پھر بیج ڈال کر آبپاشی کرنے کے لئے مودودی صاحب تبلیغ کرنے کے لئے نکلیں گے کیا یہی وہ مذہبی آزادی ہے جسے مودودی صاحب مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے ہیں؟ کیا غیر مسلموں کو ایک لمحہ کے لئے بھی اس مذہبی آزادی کو گوارا کر سکتے ہیں؟ اگر مودودی صاحب اپنے نقطہ نگاہ سے اخلاقی قوانین کو بجبر نافذ کرتے ہوئے غیر مسلموں پر تلوار اٹھانا ضروری سمجھتے ہیں تو کیا وہ غیر مسلموں کو بھی اجازت دینے کو تیار ہیں

لینے بذ سبی نقطہ نگاہ سے جن امور کو اخلاقی قوانین تصور کرتے ہیں۔ انہیں نافذ کرنے کے لئے مسلمانوں پر تلوار چلائیں۔ اور جب کوئی اعتراض کرے تو مودودی صاحب کی طرح بڑی بے تکلفی سے کہدیں کہ اجی! ہم جبر تو نہیں کر رہے ہم تو صرف زمین کو نرم کر رہے ہیں تاکہ اس میں ہندو دھرم کے بیج کی پرورش کرنے کی قابلیت پیدا ہو جائے۔ اگر خدانخواستہ مودودی صاحب کے خیالات کے نتیجہ میں ہندوستان میں اسی قسم کا رد عمل پیدا ہوا تو غور فرمائیے چالیس کروڑ مسلمانوں کے قتل کی ذمہ داری کس پر عائد ہو گی؟ یہ تو صرف بطور مثال چند ایک امور کا ذکر کیا گیا ہے۔ حق یہ ہے کہ اسلام کو تلوار کے زور سے پھیلانے کے نفرت انگیز عقیدہ پر جتنا بھی غور کیا جائے اتنا ہی یہ اسلام کو رسوا کرنے والا غیر مسلموں کو اسلام سے متنفر کرنے والا اور مسلمانوں کو قتل پر ابھارنے والا عقیدہ ہے۔ اور یہ دیکھ کر تعجب کی انتہا نہیں رہتی۔ کہ امیر المومنین کہلانے والا شخص جو اسلام کے متعلق غیر مسلموں کی غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کا بھی دعویدار ہے اور وہ اس عقیدہ کی اشاعت کر رہا ہے۔ اور پھر ساتھ ہی یہ بھی کہے چلا جاتا ہے کہ "اسلام اپنی صداقت پر ایمان لانے کے لئے کسی کو مجبور نہیں کرتا" حالانکہ اگر اخلاقی قوانین کے بجبر نافذ کرنے اور زمین کو نرم کرنے کے لئے تلوار ہاتھ میں پکڑی تو پھر ایمان لانے پر مجبور کرنے میں اور کون سی کسر باقی رہ گئی!

اگر مودودی صاحب اور ان کے رفقاء دیانتداری سے یہ کہتے ہیں کہ اسلام کی اشاعت کے لئے اخلاقی قوانین کے نفاذ کے لئے "تلوار کی اعانت" کی ضرورت ہے تو کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ اب تک اسلام کی تلوار نے کتنے کافروں کو مسلمان بنایا یا کتنے اخلاقی قوانین نافذ کئے گئے ہیں۔ اگر وہ مردوں کو تو وہ تلوار کیڑے کے [illegible]

کی تلقین کرتے ہیں لیکن خود "نوک زبان کے ساتھ" کبھی بھی "نوک سنان" سے کام لینے کی ہمت نہیں کرتے۔ کیا انہیں قرآن پاک کی اس آیت کو سامنے رکھنا چاہیئے کہ یا ایھا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون

حقیقت یہ ہے کہ اسلام اس قسم کے عقیدہ سے بالکل بری الذمہ ہے۔ قرآن کی کوئی آیت احادیث کی کوئی روایت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے اعمال کا کوئی ورق ایسا نہیں ہے جو اس گندے عقیدے کی کھلی کھلی تردید نہ کر رہا ہو۔

باقی رہا یہ کہ مودودی صاحب نے یہ عقیدہ کہاں سے اخذ کیا تو اس کا جواب یہی ہے کہ چونکہ لکھنے والے کو تعلق باللہ۔ تقویٰ اور روحانیت کوئی لگاؤ نہیں اور وہ اسلام کو بھی سکھ ازم اور سوشلزم کی طرح کوئی ازم خیال کرتا ہے۔ اس لئے اس نے خیال کر لیا کہ اگر کمیونزم اور سوشلزم تلوار کے بغیر نہیں پھیل سکتے تو اسلام کس طرح پھیل سکتا ہے۔ پس اسی خیال کے ماتحت اس نے یہ عقیدہ اختراع کیا اور اسے قرآن مجید کی طرف منسوب کر دیا مگر وہ اس بات کو بھول گیا کہ اسلام کوئی ازم نہیں ہے وہ زمین و آسمان کے خالق کا نازل شدہ مذہب ہے جو پہلے بھی خالصتاً اپنی روحانیت اپنی قوت قدسیہ اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے پھیلا۔ اور آئندہ بھی اسی طرح پھیلے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ بالآخر ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اسلام کو ایسے نادان دوستوں سے بچائے۔ آمین (خواجہ رشید احمد)

[illegible] مختلف طریقوں سے شائع کئے جائیں۔ تحریک جدید کی بہت سی کتب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بعض تقاریر پر مشتمل ہیں۔ خاص کر کئی ہیں جن میں یہ تقاریر ضرورت اور کمیونزم [illegible] کے لئے زیادہ تاکید رکھتی ہیں دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ان کتب کو خرید کر ان کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کریں اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بہت سی کتب کا ترجمہ دنیا کی غیر زبانوں میں کیا جانا ضروری ہے۔ اس لئے جو دوست [illegible] کو اس کام سے اہل [illegible] نہیں اپنے نام اس کام کے ذخیرہ کے لئے حضور کے پیش کرنے چاہئیں۔ وکیل المال تحریک جدید

اعلان مقاطعہ

مرزا عبد الرحمن بیگ صاحب حیدرآبادی نومبر ۱۹۴۸ء میں ۲۵ یوم کی رخصت لے کر اپنے وطن حیدرآباد دکن گئے تھے۔ اختتام رخصت پر حاضر نہ ہونے کی وجہ سے ہر ممکن طریق سے حاضری کے لئے صدا لگائی گئی۔ مگر وہ حاضر نہیں ہوئے [illegible] انہیں مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ احباب کی آگاہی اور تعمیل کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ ناظر امور عامہ

درخواست دعا!

[illegible] علی ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ [illegible] موصوف کے لئے درد دل سے [illegible] کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ [illegible] علی کلینک [illegible] لاہور

مطالبات تحریک جدید

(از چوہدری شیخ عبد الرشید صاحب نائب وکیل المال تحریک جدید)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کا اجراء فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ کے سامنے جو انیس مطالبات پیش فرمائے وہ جماعت کی جسمانی۔ اقتصادی اور روحانی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر احباب جماعت ان مطالبات سے بخوبی واقف ہیں۔

ذیل میں مختلف مطالبات اختصار سے شائع کئے جاتے ہیں تا جماعت میں نئے شامل ہونے والے دوست اور وہ احمدی دوست جو اب جوان ہوئے ہیں ان سے فائدہ اٹھا سکیں صرف خواہش سے دنیا میں کوئی قربانی نہیں کی جا سکتی جس طرح ایک نابینا جہاد کا خواہ کتنا ہی شوق رکھتا ہو وہ اس میں شامل نہیں ہو سکتا۔ یا ایک بیمار روزہ رکھنے کی خواہ کتنی ہی خواہش کیوں نہ رکھتا ہو رمضان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اسی طرح تیاری اور سامان کے بغیر صحیح قربانی بھی نہیں پیش کی جا سکتی اگر دوست ان مطالبات کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کریں گے تو وہ نہ صرف تحریک جدید کے مالی اور جسمانی مطالبات پر لبیک کہہ سکیں گے بلکہ دوسری تمام تحریکوں میں جو حضرت اقدس ایدہ اللہ کی طرف سے وقتی ضروریات کے پیش نظر ہوتی ہیں۔ بخوبی حصہ لینے کی توفیق پائیں گے۔ انشاء اللہ

(۱) سادہ زندگی

تحریک جدید کا سب سے پہلا مطالبہ جو تحریک جدید کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے۔ سادہ زندگی کا مطالبہ ہے حضور کا منشاء مبارک یہ ہے کہ کھانے اور لباس میں سادگی اختیار کی جائے اور ہر قسم کے تکلفات سے پرہیز کیا جائے صرف ایک سالن استعمال کیا جائے یعنی روٹی کے ساتھ دو سالنوں یا چاول کے ساتھ دو سالنوں کی اجازت نہیں۔ بیاہ شادی اور جمعہ اور عیدین کے موقعہ پر ایک سے زائد کھانے پکائے جا سکتے ہیں بشرطیکہ اسراف نہ ہو لباس کے لئے کپڑا ضرورت پر خریدا جائے نہ کہ پسند پر۔ عورتیں پھیری والوں سے کپڑا خریدنے کی عادت ترک کریں کیونکہ یہ عادت اسراف میں ممد ہے گوٹہ اور فیتہ وغیرہ کی خرید سے پرہیز کیا جائے زیورات کے بنانے میں احتیاط کی جائے پرانے زیور توڑ کر نئے نہ بنوائے جائیں۔ احمدی ڈاکٹر اس بات کا عہد کریں کہ روپیہ کا کام ہو یا سینما یا سرکس تھیٹر غرضیکہ ہر قسم کے تماشہ اور نعمتوں سے کلی پرہیز کیا جائے۔ جہیز مہر وغیرہ میں اعتدال کا پہلو اختیار کیا جائے۔

(۲) امانت فنڈ

دوسرا مطالبہ جو در اصل پہلے مطالبہ پر ہی مبنی ہے امانت فنڈ ہے۔ تحریک جدید کے ماتحت امانت رکھنے کا سلسلہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے جاری ہے جس میں دوست اپنا فالتو روپیہ امانت رکھ سکتے ہیں۔ کم از کم پانچ روپے سے امانت کھلوائی جا سکتی ہے۔ اور اپنی ضرورت کے مطابق جب چاہے روپیہ واپس لیا جا سکتا ہے۔ امانت فنڈ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت عظیم الشان کام سر انجام پائے ہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں جب تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں۔ ان سب میں سے امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ کے اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے حیران ہیں۔ وہ ان کی تفصیل کو حیرت میں ڈال دینے والے ہیں اگر لیں دوستوں کو اپنا ایسا انداز کیا ہو اور یہ تحریک جدید کے امانت فنڈ میں جمع کرانا چاہیئے وہ جس وقت چاہیں ان کو یہ روپیہ یا اس کا کچھ حصہ واپس مل سکتا ہے۔ گذشتہ فسادات میں جن دوستوں کا روپیہ امانت فنڈ میں جمع تھا وہ بغیر کسی دقت اور نقصان کے انہیں مل رہا ہے۔ حالانکہ بنکوں میں حساب رکھنے والے دوست جانتے ہیں کہ مشرقی پنجاب سے اکونٹ تبدیل کرانے میں کس قدر مشکلات سے دوچار ہونا پڑا ہے۔

(۳) دشمن کے لٹریچر کا جواب

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جماعت سے قربانی کا تیسرا مطالبہ میں یہ کرتا ہوں کہ دشمن کے مقابلہ کے لئے اس وقت بڑی ضرورت ہے۔ کہ وہ جو گندا لٹریچر ہمارے خلاف شائع کر رہا ہے اس کا جواب دیا جائے یا اپنا نقطہ نگاہ احسن طور پر لوگوں تک پہنچایا جائے اور وہ روکیں جو ہماری ترقی کی راہ میں پیدا کی جا رہی ہیں انہیں دور کیا جائے۔ اس کے لئے بھی خاص نظام کی ضرورت ہے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اور کام کرنے کے طریقوں کی ضرورت ہے۔ اس کام کو تجارتی اصولوں پر چلایا جائے اور کتب کو زیادہ فروخت کیا جائے اور پہلی کتب کی فروخت پر اور کتب شائع کی جائیں"

ایسے لٹریچر کی جس طرح ۱۹۳۴ء میں ضرورت تھی اسی طرح آج ہے۔ ضرورت ہے کہ جماعت احمدیہ کا تعلیم یافتہ طبقہ اسلام اور احمدیت پر کئے گئے اعتراضات موجو

ذیل کے موصی صاحبان کہاں ہیں اپنے پتوں سے مطلع فرماویں

۱- محمد خالصاحب ولد حاجی نہرگل صاحب بوڑدنگ تحریک جدید قادیان وصیت نمبر ۱۹۳ء

۲- محمد یوسف صاحب ولد میاں کرم الدین صاحب دار لبیر قادیان وصیت نمبر ۱۹۴ء

۳- شیخ عبد اللطیف ولد شیخ رحمت اللہ صاحب قادیان وصیت نمبر ۲۲۸ء

۴- مہر الدین صاحب صحابی دار الرحمت قادیان نمبر ۲۲۳ء

۵- عبد الرحمٰن صاحب بھٹی ولد چوہدری فیض احمد صاحب دار البرکات قادیان وصیت نمبر ۲۴۹ء

۶- عبد الحکیم ولد حکیم چراغ الدین صاحب قادیان نمبر ۲۵۲ء

۷- فاطمہ بیگم بنت چوہدری اللہ بخش صاحب مسجد مبارک قادیان وصیت نمبر ۲۵۸ء

۸- پیر معین الدین صاحب ولد پیر اکبر علی صاحب مرحوم فیروز پور وصیت نمبر ۲۶۰ء

۹- محمد شمس الدین صاحب ولد محمد شفیع الدین صاحب بھیرہ ضلع سادن وصیت نمبر ۲۶۲ء

۱۰- چوہدری انوار احمد صاحب ولد چوہدری عبد الرحیم صاحب بہلول ڈیوالہ گورداسپور وصیت نمبر ۲۶۹ء

۱۱- اللہ داد خان صاحب ولد مولوی مولا بخش صاحب ساکن ڈڈیالہ نجاراں ضلع گورداسپور وصیت نمبر ۲۷۴ء

۱۲- جان محمد صاحب ولد عبد الصمد صاحب ساکن ڈلہ نمبر ۲۷۶ء

۱۳- رحیم بخش ولد فتح الدین صاحب سیکھواں ضلع گورداسپور وصیت نمبر ۲۶۹ء

۱۴- سرفراز علی صاحب ولد نیاز علی صاحب موضع تلہر ضلع شاہجہان پور وصیت نمبر ۲۸۶ء

۱۵- مہر صالح محمد صاحب فتر نہر جھنگ تکمیل نمبر ۵۵۸۹

۱۶- خواجہ عبد الواحد صاحب ولد محمد صاحب دار الفتوح قادیان وصیت نمبر ۲۹۱ء

۱۷- قریشی عبد المنان صاحب ولد قریشی عبد الغنی صاحب دار البرکات شرقی قادیان وصیت نمبر ۲۹۷ء

۱۸- غلام محمد صاحب کشمیری ڈلہ ضلع گورداسپور وصیت نمبر ۲۹۸ء

۱۹- فضل الدین صاحب جامی ساکن ڈلہ ضلع گورداسپور وصیت نمبر ۳۰۰ء

میاں فضل الدین صاحب ولد کریم بخش صاحب ڈلہ ضلع گورداسپور وصیت نمبر ۳۰۱ء

۲۱- مستقیم احمد ولد اللہ دتا صاحب ڈلہ ضلع گورداسپور وصیت نمبر ۳۰۸ء

۲۲- مہر الدین ولد فتح دین صاحب دار لشکر قادیان وصیت نمبر ۳۱۲ء

۲۳- ڈاکٹر محمد طفیل صاحب ولد چوہدری عبد المالک صاحب دار البرکات شرقی قادیان وصیت نمبر ۳۱۳ء

۲۴- چوہدری نعمت اللہ خانصاحب شریف بہلولپور ضلع لائلپور وصیت نمبر ۳۱۸ء

۲۵- اللہ رکھی صاحبہ زوجہ اللہ رکھا صاحب دار الرحمت قادیان وصیت نمبر ۳۲۳ء

۲۶- محمد ابتہاج علی ولد مزاج علی صاحب دار الرحمت قادیان وصیت نمبر ۳۲۹ء

ایک واقف زندگی کا خط

میر محمد ابراہیم صاحب ظفر واقف زندگی حیدرآباد اسٹیٹ سندھ لکھتے ہیں "خاکسار نے ۲۸/۲ کا فارم وصیت پُر کر کے رکھا ہوا ہے جو صرف اس وجہ سے دفتر کو نہ بھجوا دیا تھا کہ ماہ مئی اور جون کے الاؤنس نہیں ملے تھے اب الاؤنس ملنے پر خاکسار نے ماہ مئی اور ماہ جون کا چندہ وصیت ادا کرنے کے بعد فارم وصیت معہ شرط اول اور اعلان وصیت کے روانہ کر دیا ہے"

اس خط کی روشنی میں ہم تمام تازہ وصیتیں کرنے والوں سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے وصیت فارموں کے ساتھ ہی شرط اول حسب توفیق اور برائے اعلان وصیت للعہ دفتر محاسب کو بھجوا دیا کریں اور جس ماہ میں وصیت کریں۔ اس ماہ سے اپنا حصہ وصیت بھی ادا کرنا شروع کر دیں تا سلسلہ کا فنڈ مضبوط ہوتا رہے اور ان کا حساب بھی صاف رہے

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

مخیر اصحاب توجہ فرماویں!

بعض غریب احمدیوں اور طالب حق غیر احمدیوں کی طرف سے درخواستیں آ رہی ہیں۔ کہ ان کے نام مفت پرچہ جاری کیا جائے۔ مگر موجودہ حالات میں اخبار کے زیر بار ہونے کی وجہ سے دفتر ہذا ان کے نام پر اخبار جاری کرنے سے معذور ہے۔ لیکن اگر مخیر اصحاب کچھ تھوڑی بہت اعانت فرماویں۔ تو کار ثواب ہوگا اور تبلیغ کا حق بھی ادا ہو جائے گا۔

امید ہے کہ وہ اصحاب جنہیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے۔ اس کار خیر میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

(مینیجر الفضل)

حیدر آباد سے ہمدردی کے الزام میں دو ہزار ہریجنوں کی گرفتاریاں

حیدر آباد کے اچھوت لیڈر کا بیان

حیدر آباد (دکن) ۱۲ جولائی۔ حیدر آباد کے اچھوتوں میں اس خبر سے سخت تشویش پھیل گئی ہے کہ سی، پی پولیس نے ہریجنوں کو بھی گرفتار کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس وقت تک تقریباً دو ہزار ہریجنوں کو صرف اس الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے کہ ان کی ہمدردیاں حیدر آباد کے ساتھ ہیں سی، پی کی حکومت کی طرف سے ایک اعلان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ ناگپور پولیس نے برار میں چند ہریجنوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ جن کے قبضہ سے مہلک قسم کے ہتھیار برآمد ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ ان افراد کا رضا کاروں سے بھی تعلق تھا۔ پولیس ان کے خلاف تحقیقات کر رہی ہے۔

عارضی صلح میں توسیع کی ایک اور کوشش

لندن ۱۲ جولائی۔ کل سفارتی حلقوں کی طرف سے فلسطین میں عارضی صلح کے لئے ایک اور کوشش کی گئی۔ برطانوی سفیر سر رونالڈ کیمبل نے مصری وزیر اعظم نقراشی پاشا کو ایک محضر بھیجا۔ جس میں عارضی صلح میں توسیع کا ذکر کیا گیا اس میمورنڈم کے بعد برطانوی سفیر اور وزیر اعظم مصر میں ملاقات ہوئی اور اس موضوع پر تبادلہ افکار ہوا۔

برلین کا مسئلہ نازک صورت اختیار کر گیا

لندن ۱۲ جولائی برلین کا مسئلہ ہر لمحہ نازک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے کیونکہ اس وقت روسیوں کی یہ کوشش ہے کہ مغربی اتحادیوں کو برلین سے نکال دیا جائے۔ اور اس کے لئے انہوں نے وہی حربے استعمال کرنا شروع کر دئے ہیں۔ جو وہ وی آنا اور آسٹریا میں استعمال کر چکے ہیں اب مغربی اتحادیوں کے سامنے دو راستے ہیں یا تو برلین کو خالی کر دیں یا برلین میں اپنی فوجوں کو رکھیں اس سے جو حالات پیدا ہوں ان کا مقابلہ کریں۔

مشرقی پنجاب کے فسادات کی ذمہ واری لارڈ مونٹ بیٹن پر عائد ہوتی ہے

مسٹر غضنفر علیخاں کا بیان

مری ۱۲ جولائی۔ مسٹر غضنفر علی خاں وزیر مہاجرین حکومت پاکستان نے لارڈ لوئی مونٹ بیٹن کی پوزیشن پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا تقسیم ہند سے پہلے لارڈ لوئی مونٹ بیٹن نے مجھے یقین دلایا تھا۔ کہ اگر کسی فرقہ نے کوئی گڑبڑ پیدا کی۔ تو وہ اس کے خلاف شدید کاروائی کریں گے تاکہ امن قائم رہے جس کی ذمہ واری انکے کندھوں پر ہے لیکن جب ۱۴ اگست کو کراچی میں انہیں میں نے ان کا وعدہ یاد دلایا۔ تو اس وقت ان میں ویسا جوش و خروش نہ تھا جس کا اظہار انہوں نے پہلے کیا تھا۔ پنجاب کی صورت حالات پر انہوں نے صرف اس قدر تبصرہ کیا۔ کہ عام حالات میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔ اس سے زیادہ وہ اور کچھ نہیں کر سکتے

آپ نے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ لارڈ لوئی مونٹ بیٹن نے فسادات پنجاب میں جو پارٹ ادا کیا۔ وہ چونکہ صاف طور پر نکتہ چینی کا موضوع بن گیا ہے اس لئے میں اس سلسلے میں دو باتیں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ تقسیم ہند سے پہلے میں نے لارڈ لوئی مونٹ بیٹن کی توجہ سکھوں اور راشٹریہ سیوک سنگھ والوں کی اس اسکیم کی طرف دلائی۔ جو انہوں نے مشرقی پنجاب میں مسلمانوں پر وسیع پیمانے پر حملے کرنے کے لئے بنا رکھی تھی۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ اس قسم کی اطلاعات انہیں دوسرے ذرائع سے بھی موصول ہوئی ہیں اور انہوں نے امن کے قیام کیلئے سکھ لیڈروں کو انتباہ (دیکھئے)

پاکستان نے چیکوسلواکیہ سے ایک کروڑ بیس لاکھ روپے کا کپڑا خرید لیا

کراچی ۱۲ جولائی۔ حکومت پاکستان کے شعبۂ تجارت کے افسروں اور چیکوسلواکیہ کے ٹیکنیکل مشن کے درمیان جو تجارتی پیکٹ کے متعلق گفت و شنید ہو رہی تھی وہ کل انجام پا گئی۔ آخری اور پانچویں اجلاس میں حکومت پاکستان عنقریب سرکاری طور پر کوئی بیان شائع کرے گی۔ کپڑے کے جو نمونے چیکوسلواکین مشن نے پاکستانی حکام کو دکھائے انہیں منظور کر کے کپڑا خرید لیا گیا ہے امید کی جاتی ہے کہ یہ سارا کپڑا ستمبر ۱۹۴۸ء اور جنوری ۱۹۴۹ء کے درمیانی عرصے میں پہنچ جائے گا۔ اور اس کی قیمت ایک کروڑ بیس لاکھ روپے ہوگی۔ اس کے علاوہ حکومت پاکستان نے جاپان سے بھی سوتی کپڑے کی ۸ ہزار بیلیں منگوانے کا معاہدہ کر لیا ہے۔ یہ کپڑا اس سال کے آخر میں پاکستان پہنچ جائیگا۔ روس سے بھی ۵۰ لاکھ گز کپڑے کا معاہدہ ہونیوالا ہے۔

"حیدر آباد آزاد ہے اور آزاد رہے گا"

حیدر آباد ۱۲ جولائی۔ حیدر آباد کے مصنفین کی ایسوسی ایشن کا افتتاح کرتے ہوئے حیدر آباد کی مجلس اتحاد المسلمین کے صدر قاسم رضوی نے کہا۔ حیدر آباد کو آزادی کے قانون کی رو سے اختیار حاصل ہے کہ وہ آزاد رہے یا کسی نو آبادی کے ساتھ شامل ہو کر اس میں مدغم ہو جائے۔ حیدر آباد گذشتہ سات سو سال سے کامل آزادی اور خود اختیاری کے سانس لیتا رہا ہے لہذا اب وہ اپنے پر کسی کو ہاتھ ڈالنے کی جرأت دیکر خود کو غلامی کے چنگل میں پھنسنے نہیں دے گا۔ ہم ہندوستان کی حکومت کی طرف سے ہر قسم کے دباؤ اور ریشہ دوانیوں کے باوجود اپنی آزادی کو نہیں کھوئیں گے

استصوابی بورڈ کا قیام

۱۳ جولائی کو یوم شہدا منایا جائیگا

ترارکھل ۱۲ جولائی۔ آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس نے ایک استصوابی بورڈ مرتب کیا ہے تاکہ اگر کشمیر میں استصواب ہو تو لوگوں کو اس کے لئے تیار کیا جائے۔ چودھری حمید اللہ خاں کو اس بورڈ کا صدر مقرر کیا گیا ہے۔ بورڈ کے چار ممبر ہونگے میر واعظ یوسف، خواجہ ثناء اللہ جنرل سیکرٹری مسلم کانفرنس سردار فتح محمد اور سردار عبد الرحمٰن افندی اس بورڈ کے ممبر ہونگے۔ محمد عاشق قریشی کو پبلسٹی سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔ ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے جو آزاد کشمیر کے لئے آئین مرتب کرے گی۔ مسلم کانفرنس نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے۔ کہ ۱۳ جولائی کو یوم شہدا منایا جائے۔ اور ان لوگوں کی مغفرت کے لئے دعا کی جائے جنہوں نے ۱۹۳۱ کو پہلی جنگ آزادی میں حصہ لیا۔ معلوم ہوا ہے کہ استصوابی بورڈ کشمیر میں استصواب کیلئے راستہ ہموار کرے گا۔ اور کشمیری عوام کو بلا خوف ووٹ دینے کے لئے تیار کرے گا۔

ٹرکی کی ڈیموکریٹک پارٹی کا فیصلہ

انقرہ ۱۲ جون۔ ترکی کے حزب مخالف ڈیموکریٹک پارٹی نے آئندہ ہونے والے ۱۲ ضمنی انتخابات کے متعلق فیصلہ کیا ہے کہ وہ ہرگز شرکت نہیں کریگی پارٹی کا کہنا ہے کہ نیشنل اسمبلی نے اس سال میں جو انتخابات کے متعلق قانون پاس کیا ہے اس میں بہودی حزب کے انتخابات کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔

جمعیت اقوام متحدہ کی فوج

لیک سکسس ۱۲ جولائی۔ جمعیت اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری ایم۔ ٹرائگ لائی نے انکشاف کیا ہے کہ وہ متحدہ اقوام کی ایک ایسی گارڈ کی تربیت کے متعلق سوچ رہے ہیں جو ایک ہزار نوجوانوں پر مشتمل ہوگی۔ اور جسے ہر اس جگہ پر بھیجا جاسکے گا جہاں ضرورت لاحق ہوگی۔

گلگت کا سابق ڈوگرہ گورنر ہلاک ہوگیا

ہندوستانی طیاروں کی شدید بمباری

ترارکھل ۱۲ جولائی۔ ہندوستانی طیاروں نے شہری شفا خانہ اور پناہ گزین کے کیمپ پر شدید ترین بمباری کی۔ جس سے بے شمار ہندو اور سکھ جنگی قیدی جن میں گلگت کا سابق ڈوگرہ گورنر لداخ اور گلگت بھی شامل ہے۔ مارے گئے۔ اس شفا خانہ پر ریڈ کراس کا جھنڈا بھی لگا ہوا تھا۔ اس اندھا دھند بمباری کا نتیجہ ہے کہ نوجوان لڑکے قسم کھا کر فوج میں بھرتی ہو رہے ہیں ۱۷ سال سے لے کر ۲۱ سال کے نوجوانوں نے یہ حلف اٹھایا کہ وہ کم از کم دس ہندوستانی سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتار کر واپس آئیں گے۔

نمک کی ۴۰ بوریاں حیدر آباد گورنمنٹ نے ضبط کر لیں

بیرواڑا ۱۲ جولائی نظام پولیس نے کل ایک لاری کو روک لیا جس میں نمک کی ۴۰ بوریاں تھیں یہ نمک لنگا گری سے لیجایا جا رہا تھا ضبط کر لیا گیا۔

کاونٹ برنا ڈوٹ پر روسی اخبار کا الزام

لندن ۱۲ جولائی۔ ماسکو ریڈیو نے "پراودا" کے اعلان کے مطابق کاونٹ برنا ڈوٹ پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ عربوں اور یہودیوں میں دشمنی کو ہوا دینے کی کوشش کر رہے ہیں

ہالینڈ جانے والوں پر قرنطینہ کی پابندیاں کر دی گئیں

کراچی ۱۲ جولائی۔ حکومت پاکستان کے کمشنر صحت عامہ کو اطلاع ملی ہے کہ ہالینڈ کی حکومت نے کراچی سے ہالینڈ آنے والوں پر ہیضہ کے سلسلہ میں قرنطینہ کی پابندیاں عائد کر دی ہیں۔

ریفیوجی کونسل کا اجلاس

مری ۱۲ جولائی۔ آج مری میں مغربی پنجاب کے گورنر سر فرانسس موڈی کی صدارت میں مغربی پنجاب اور پاکستان کی ریفیوجی کونسل کا اجلاس مہاجرین کی بحالیات کے سلسلے میں غور و خوض کرنے کیلئے منعقد ہوا پاکستان کے وزیر مہاجرین راجہ غضنفر علی خاں مغربی پنجاب کے وزیر اعظم خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ کے علاوہ مغربی پنجاب کے وزراء شیخ کرامت علی میاں محمد نور اللہ اور میجر مبارک علی شاہ نے بھی اجلاس میں شرکت کی۔

سندھ میں پناہ گزینوں کے لئے نئی بستی کی تعمیر

کراچی ۱۲ جولائی۔ گاندھی گارڈن سے ۱½ میل دور ۵۰۰ پناہ گزینوں کے لئے جو پختہ مکانات تعمیر کئے جا رہے تھے۔ وہ قریب الاختتام ہیں پانی کا انتظام ہوتے ہی پناہ گزینوں کو ان میں آکر بس جانے کے لئے حکم جاری ہو جائے گا۔ ہفتے کو وزیر اعظم سندھ پیر الہی بخش نے ان مکانوں کا ملاحظہ کیا۔ پیر الہی بخش نے بتایا کہ ان کے بعد مزید چھ سو مکانوں کا آرڈر جاری کیا جائے گا۔ ان مکانوں پر مشتمل بستی کو وزیر اعظم سندھ کے نام پر پیر آباد کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔ جس میں سکول کے علاوہ مارکیٹ بھی ہوگی۔ اور چالیس کوارٹر خاکروبوں کیلئے بھی ہوں گے

پاکستانی وفد کی مراجعت:۔ لندن ۱۲ جولائی سٹرلنگ قرضہ جات کے متعلق بات چیت کرنیوالا پاکستانی وفد سوموار کو فارغ ہو جائیگا وفد کے قائد پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد یورپین ممالک میں جانے کیلئے کچھ عرصہ کیلئے ٹھہر جائیں گے لیکن وفد کے باقی ارکان پاکستان کیلئے روانہ ہو جائینگے